Lesson 1: An-Nisa (Ayaat 1 - 6): Day 2

سُوْرَةُ النِّسَاء كي تَفْسِير

آئیں ہم سورت کو شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج ہم سورت کو پڑھیں گے۔ جب انسان حسبنااللہ و تعم الوکیل کو اپناعقیدہ بنالے تو اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمادیتے ہیں۔ اس سورت کے الفاظ بہت آسان ہیں۔ آج کے سبق میں ہم خطبہ نکاح کے بارے میں پڑھیں گے اور یتیم کے مال کے بارے میں احکامات ہیں۔ پھر مر دکو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت کے بارے میں پڑھیں گے۔ شادی کے موقع پر لڑکی اور لڑکے کی پیندیدگی کا حکم۔ مال کو ضائع نہ کریں۔ مال کن شر الط پر خرج کریں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ جب ہم یہ سورت پڑھیں تو ہمیں یہ محسوس ہو کہ اس کا ایک ایک حکم ہمارے لئے ہے۔ اور اِس پر عمل کریں۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ جو استغفار کولازم پکڑلیتا ہے (با قاعد گی سے پڑھتا ہے) اللہ اُس کو ہر تنگی سے
نکال لیتا ہے۔ اُس کی مد دکر تا ہے اور اُس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچتا بھی نہیں ہے۔
اینے بڑے اور چھوٹے گناہوں کو ذہن میں لاتے ہوئے استغفار کریں۔

نبی مَنَّاللَّهُ مِنْ کی سُنّت سے پتا جلتا ہے کہ وہ اس آیت کو نکاح کے خطبے میں پڑھتے تھے۔

یَاکیُّهَا: یہ حرفِ نداہے کہ اے لوگو۔ جس کو پکاراجائے اُسے منادیٰ کہتے ہیں۔ پکارنے والا منادی کہلاتا ہے۔ یعنی تمام انسانیت کو مخاطب کیا جارہاہے۔ اس سورت میں اللہ کاعدل اور رحمت نظر آئے گیا۔ تمام انسانیت کو خطاب کرکے بات نثر وع ہوئی ہے اور یہ اس بات کی جمّت ہے کہ اللہ کا پیغام تمام لوگوں کے لئے تھا۔ قر آن صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لئے ہدایت ہے۔

اتَّقُوْا: ہمارے ہاں اس لفظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اتَّقُوْا بَاتِکُمُ : اس کے معنی ہو نگے اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ جس سے ہم محبت کرتے ہیں ہمیں اُسی کی ناراضگی کا ڈر ہو تا ہے۔ جو ہمیں ویسے ہی اچھا نہیں لگتا تو وہ ہم سے ناراض بھی ہو جائے تو ہمیں کیا پر واہ ہوگی ؟

قر آن میں اے لوگو کہہ کر بھی خطاب کیا گیاہے اور اے ایمان والو کہہ کر بھی پکارا گیاہے۔ کہیں کہیں اے کا فرو بھی کہا گیاہے۔ لیکن کہیں بھی اے منافقو نہیں کہا گیا۔ بلکہ اُن کی جگہ بھی اے انسانوں یا اے ایمان والویکارا گیاہے۔

اس سورت میں تین طرح کے گروہوں کو پکارا گیاہے۔

اس سورت کے پس منظر کو ذہن میں لائیں۔اللہ کے نبی مدینہ میں ہیں۔اسلام دشمن لوگوں سے بھی ڈیل کرناہے اور اللہ کا پیغام بھی پہنچاناہے اور ساتھ ساتھ ایمان والوں کی تربیت اور کر دار سازی بھی ہور ہی ہے۔اُصولاً توسب کو اللہ کے نبی گی بات مان لینی چاہئے تھی لیکن کچھ کے دلوں میں کھوٹ تھا۔

پچھ کے دلوں میں ایمان آتے آتے بھی وقت لگتاہے۔

بعض او قات انسان کلمہ بھی پڑھ لیتا ہے لیکن دل میں ایمان کی حلاوت اور محبت آتے ہوئے دیر لگتی ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو بھی ایمان والے ہی کہہ کر پکارا ہے۔ اس سے اللہ کی رحمت کا اظہار ہو تاہے کہ منافقین کو موقع دیا گیا اور شر مندہ نہیں کیا گیا۔

اصل ایمان والوں کو بھی ایمان والو کہہ کر ہی پکارا گیاہے۔

ہمیں فرق کا کیسے پتا چلتاہے؟

سراسر تنقیدی جملے سے پتا چلے گا کہ سچے مومن کو پکارا گیاہے یامنافق کو؛

اے ایمان والو تم لوگوں کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم زمین کو لگے جاتے ہو کیا تم نے آخرت کے عوض دُنیاوی زندگی پر قناعت کر لی سو دنیاوی زندگی کا تمتع تو پچھ بھی نہیں۔ آخرت کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے۔ (۳۸) سور قالتو بہ

یہاں سے پتا چل رہاہے کہ منافقوں اور کیتے ایمان والو کو پکارا گیاہے۔ خطاب سے پتا چلتا ہے کہ کن سے مات کی گئی۔

سورت نساء میں ہم خود دیکھیں گے کہ اللہ نے کن سے خطاب کیا ہے۔

یَاکیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا ۔۔ یہاں نماز روزے کی بات نہیں کی گئی بلکہ معاملات والا تقویٰ ہے۔ اے لو گو اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ رشتوں کو نبھانے میں اللہ کاڈر ہو گاتو پھر ہی رشتے نبھائے جا سکیں گے۔ میاں بیوی کارشتہ ہو یاساس بہو کا۔ ہم ایک دوسرے کے حقوق تب ہی اداکریں گے جب

اللہ کا تقویٰ ہو گا۔ اسی اُصول کو ہر معاملے پر رکھ لیس کہ دنیا کے ہر کام میں ہم جب اللہ سے ڈریں گے۔ تو پھر ہی لو گوں کے حقوق اداکر سکیں گے۔

اللہ نے ہی ہم سب کو پیدا کیا ہے۔

الله کی صفّت تخلیق کا ذِکر آیا ہے۔ آج انسان بہت اکڑتے ہیں لیکن تمہیں تخلیق کرنے والی رَبّ کی ذات ہے۔ اینے رَبّ کی ناراضگی سے ڈرو۔ تمہارے رَبّ نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں دنیا میں زندگی گزارنے کے تمام اسباب دیئے۔ رشتوں کی چاشنی دی۔ تمھیں پیار محبت کرنے اور سکون دینے والے رشتے دیئے۔

مِينَ نَقْفِس وَّاحِدَةٍ: تم سب انسانوں کو ایک نفس سے پیدا کیا گیا۔ ہمیں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیو نکہ یہ غیب کا معاملہ ہے۔ روایات سے پتاجاتا ہے کہ اللّٰہ نے آدم کا پُتلا بنایا اور پھروہ سو کھ کر مُصیکری کی طرح ہو گیا۔ اندر سے خالی تھا تو بجنے لگا۔ شیطان اُس کے اندر جاکر دیکھتارہا کہ یہ اندر سے خالی ہے۔ پھر اللّٰہ نے اُس پتلے میں اپنی روح پھو نکی۔ سورۃ الاعراف میں اس کا ذکر آئے گا۔ آدمٌ کو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔

 والدین کویہ بات سمجھ لینی چاہئیے کہ میاں بیوی کی محبت قدرتی ہے۔ انسان کوہر رشتے کوعدل وانصاف سے رکھنا چاہئے۔ اللہ سے ڈرنے کا سبق دیا جارہا ہے۔ جب تک اللہ کا تقویٰ نہیں ہوگا ہم رشتے نہیں نبھا سکتے۔ مختلف طرح کے لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں یہ سب اللہ کی رحمت اور تقویٰ کی وجہ سے ممکن ہے۔

سوة الروم ميں الله تعالی فرماتے ہیں؟

اوراس کی نشانیوں میں سے ایک بیہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تا کہ تم کوان کے پاس آرام ملے اور تم میاں ہیوی میں محبت اور ہمدر دی پیدا کی اس میں ان لو گوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غورو فکر سے کام لیتے ہیں۔(۲۱)

ر شنوں کو نبھانے والے بنیں۔ لڑکے لڑکی کی آپس کی محبت کو دیکھ کر والدین کوخوش ہونا چاہئے۔ لڑکی کے والدین بھی لڑکی کو اللہ سے تقویٰ کا سبق دے کر بھیجیں۔ شوہر بیوی کے تعلق میں بھی تقویٰ کی بات ہونی چاہئیے۔

ا پنی بیٹی کو تقوی کا پیغام دیں۔خوبصورت دِل دے کر بھیجیں۔ نباہ کا پیغام دیں۔ لڑکے کی والدہ کو بھی پیار محبت دینا چاہیئے اور اپناول بڑا رکھے۔ یہ نہ سوچے کہ بیٹی ہل گئی۔

آپ یہ کر سکتی ہیں کہ اپنے گھر میں جہاں جہاں آپ کا دوسر وں سے تعلق ہے وہاں لکھ کر لگالیس یا لکھ کر کھ لیس کہ میں نے اللہ سے ڈر کر اپنار شتہ اور تعلق نبھانا ہے۔ اللہ کاخوف ہو۔ یہ رشتے اللہ نے دیئے ہیں۔ رہے کا تقوی انسان کو سیدھاکر سکتا ہے۔

اپنے آپ کو دیکھیں۔ میں کیسی بیوی، کیسی ماں، کیسی بہن، بہویا بیٹی ہوں۔

وَبَتَّ مِنْهُمَا مِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً: بث کے معنی ہونگے پھیلادیئے، کہ ایک ہی مردسے کئی مرداور عورتیں پھیلادیئے۔

قَالَ إِنَّمَا ٓ اَشُكُوا بَقِیِّ وَ مُحْزِنِیِّ إِلَى اللهِ وَاعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ يعقوبِ نے فرمايا كه ميں تواپنے رنج وغم كى صرف الله سے شكايت كرتا ہوں اور الله كى باتوں كو جتنا ميں جانتا ہوں تم نہيں جانتے۔ سورة يوسف

بنی وہ غم جو حجیب نہیں رہا۔ یعنی پھیلانے سے ہے۔ آپ خو دپر لے کر دیکھ لیں۔ کہ ایک والدین، بہن بھائی۔ پھراُن کی اولاد۔ سب کیسے پھیل جاتے ہیں۔

اسرائیلی روایات سے پتاجلتا ہے کہ آدم اور حوّا کے روزانہ صبح وشام ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوتے تھے۔ اب اس بحث میں نہ پڑیں کہ کیسے ہوتے تھے دن کتنابڑا تھا۔ صبح والے بیٹے کا شام والی بیٹی سے نکاح ہو جاتا تھا۔ یہ صرف وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی۔ بعد میں بہن بھائی کا نکاح حرام ہو گیا تھا۔

وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْ حَامَر \_ تَم خداتعالی سے ڈروجس کے نام سے ایک دوسر سے علی سے سوال کیا کرتے ہواور قرابت سے بھی

یہ کونساسوال کرنایا مانگناہے جب کوئی مر دلڑ کی کے والدسے رشتہ مانگتاہے۔ ایک مر دایک عورت سے خود ہی شادی نہیں کر سکتا۔ شادی کے بعد لڑکی آزاد ہے۔ نکاح اصل میں بیہ ہے کہ ولی اپنی لڑکی دوسرے مرد کے نکاح میں دیتا ہے۔ صرف نکاح کے بول ایک تعلق کو حلال کر دیتے ہیں۔ نکاح سے میاں بیوی کا تعلق جائز ہو جاتا ہے۔ ماڈرن والد بھی لڑکی کو دوسرے لڑکے کے ساتھ نکاح کے بغیر نہیں بھیج سکتے۔

یہ اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اللہ کے نام سے بیر شتہ حلال ہؤاہے۔اللہ کے نبی گی حدیث گا بھی خلاصہ ہے، مر دوں سے فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہناتم نے اپنی بیویوں کو اللہ کے نام پر اپنے لئے حلال کیا ہے۔ مر دوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔

اگر مر داس آیت کاسبق یادر تھیں تو حقوق و فرائض کاخیال رکھیں گے۔

والآئ کام : رحم یعن Mother's womb or Uterus ۔ اور اللہ کانام ہے الرحمان۔ اللہ نے کوجس جگہ رکھا اُس کانام رحم رکھا۔ اللہ نے مال کے دِل میں بچے کے لئے وہ محبت رکھی جس کی وجہ سے وہ ہر تکلیف بر داشت کرتی ہے۔ مال کو اپنا بچے بہت پیار الگتا ہے۔ رحم کے رشتے یعنی سگے رشتے۔ مال کے تعلق سے رشتے۔ رشتوں کو توڑنے کو قطع رحمی کہتے ہیں۔ صلہ رحمی رشتوں کو جوڑنا۔ اللہ سے ڈرور حم کی رشتے داریوں کے متعلق۔

نورالقر آن ویب سائٹ سے رَبِّ کا پیغام لیکچر میں اس کی مزید تفصیل سُنیں۔

صلہ رحمی اور رشتوں کے متعلق کئی احادیث ہیں۔ ایک خاص حدیث ہے۔ اللہ کے نبی نے فرمایا؛ تم میں سے جو یہ جاہے کہ اُس کی کمبی عمر ہو اور رزق میں برکت ہو۔ اُس کو جاہئے کہ رشتے داروں سے

ا پھے تعلقات رکھے۔

ہمارا دین ہم سے بیہ نہیں کہتا کہ بس نمازیں پڑھواور قر آن کھول کر بیٹے رہو۔ بلکہ ہم عبادات اور معاملات دونوں کو بہترین بنائیں اور توازن قائم رکھیں۔

اللہ نے ان رشتوں میں مٹھاس رکھی ہے۔

ایک بات ذہن میں رکھیں کہ جب آپ کو دین کے کام میں گھر والوں کا ساتھ مل جاتا ہے تو آپ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ملتی ہے۔

کئ خواہشات آپ کے دل میں آتی ہو گئی۔ کہ ہم بھی دین کاکام کریں۔اللہ کے دین کو پھیلائیں۔ گنتُمُ حَیْرَ أُمِّتٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے پیغام کو پھیلانے کو دل جا ہتا ہے۔

آپ اگر دین کی خدمت کرناچاہتی ہیں تو گھر والوں کی خدمت کرنا شر وع کر دیں۔ گھر والوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ دین کا کام مل جل کر اللہ علی تو پھر ہی دین کے کام کر سکیں گی۔ ابھی سے ساتھ لے کر چلیں۔ دین کا کام مل جل کر اکٹھے ہو کر کریں۔ بچوں کو کتاب اور دین سے محبت کرنا سکھائیں۔

گھر والوں سے دین کی خدمت کی باتیں کریں۔ شوہر سے دین کی باتیں شئیر کریں۔ قر آن پاک کا ترجمہ اپنے شوہر کو سُنائیں۔احادیث گھر والوں سے شئیر کریں۔

اپنے اندر مزاح بیدا کریں۔خوش مزاج بنیں۔شوہر کی بہترین دوست بن جائیں۔شوہر کو پوری توجہ دیں۔اندر مزاح بیدا کریں۔فوہر کو پوری توجہ دیں۔اگر گھر والے تعاون نہ کریں توبی بی آسیہ کویاد کرلیں۔اُمّ سلیم کویاد کرلیں۔اللہ نے آپ کو دین کے کام کے لئے چُن لیاہے۔

## إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمُ مَوْيُبًا ﴿ إِنَّ اللَّهُ تَعَالًى تُم سب كَى اطلاع ركهت بير-

یہ ہے اصل تقویٰ۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ گئے تو آپ متقی ہیں۔ آپ کو کسی سے کوئی شکوہ نہیں رہے گا۔ اللّٰہ آپ کو دیکھ رہاہے۔ اللّٰہ میر اہر عمل / قول / میر ابُر برانا / میری تیوری دیکھ رہاہے۔

الله پر نظر رکھیں۔ آپ کی زندگی پُر سکون اور خوبصورت ہو جائے گی۔

اے لوگو! اپنے پرورد گارسے ڈروجس نے تم کوایک جاندارسے پیدا کیااور اس جاندارسے اس کاجوڑا پیدا کیااور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عور تیں پھیلائیں۔۔۔

یہاں سے کچھ خاص باتیں ہمیں پتا چلتی ہیں۔ کہ میاں بیوی کے تعلق سے اولا دبڑھانے کی بات ہے۔ یہاں ہیجڑوں کا ذِکر نہیں آیا کیونکہ اُن سے اولا د نہیں ہوگی۔ کچھ ہیجڑوں میں لڑکی والی خصوصیات ہوتی ہیں اور کچھ میں مر دول والی۔

اللہ کے ڈرسے حقوق اداکریں۔گھر والوں کے ڈرسے نہیں۔اس سے ہمیں اَجر بھی ملے گا اور سکون بھی۔ اللہ سے ہم حجیب نہیں سکتے۔ اللہ ہمارے دلوں کے بھیر بھی جانتا ہے۔

وَا تُوا الْيَتَامِّى اَمُوَالَهُمُ وَلَا تَتَبَلَّالُوا الْحَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوَا اَمُوَالَهُمُ إِلَى اَمُوَالِكُمُ إِنَّهُ كَانَ عُوا الْيَتَامِّى اَمُوَالَهُمُ اللَّهُ الْمُوَالَهُمُ اللَّهُ كَانَ عُوا الْمُوالَهُمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللِّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْ

بُری چیز کومت بدلواور ان کامال مت کھاؤا پنے مالوں (کے رہنے) تک بے شک بیہ (ایسی کاروائی کرنا) بڑا گناہ ہے۔ (۲)

ی ت م۔ یتیم لیمنا ہونایا دیر سے ملنا۔ کسی چیز کا دُور ہو جانا۔ باپ کی وفات کے بعد بچہ اکیلا ہو جاتا ہے۔ الْیَکْ لِمِی بیتیم کی جمع ہے۔

یتیمی بُری چیز نہیں ہے۔ دُنیا کے سب سے کامیاب انسان محمد صَلَّالَیْنَامُ بیتیم تھے۔

یتیم وہ ہے کہ بلوغت سے پہلے کسی کے باپ کا فوت ہو جانا۔ لڑکی کی بتیمی شادی سے ختم ہو جاتی ہیں اور لڑکے کی بتیمی بلوغت سے ختم ہو جاتی ہے یعنی جب وہ جو ان ہو جائے اور کمانے لگے۔

انسانوں میں بنیمی ہے ہے کہ کسی کاباپ نہ رہے اور جانوروں میں بنیمی ہے ہے کہ کسی کی ماں فوت ہو جائے۔

آج ہمارے مغربی معاشرے میں بعض او قات باپ کے ہوتے ہوئے بھی بچے بیتیم ہیں کہ بچوں کو پہتا ہی نہیں باپ کہاں ہیں۔ نکاح کے بغیر پیدا ہونے والے بچے بھی بیتیم ہی کی طرح ہیں۔ جانوروں کی طرف دیچے لیں کہ کیسے ماں اکیلی بچے لے کر پھر تی ہیں۔ بلّی اپنے بچوں کے ساتھ ہوتی ہے کبھی کوئی بلّا یا کتّا بچوں کے ساتھ ہوتی ہے کبھی کوئی بلّا یا سنگل مدرز single parents or single mothers ہیں یا سنگل مدرز single parents or single mothers ۔

اسلام نے ہمیں خوبصورت سسٹم دیا ہے۔ لڑکی کو اپنی ذہبہ داری کا پتاہو تا ہے۔ باپ کو ذہبہ داری دی گئی۔ کوئی شخص بھاگ نہیں سکتا۔ اپنی ذہبہ داری نبھا تا ہے۔ دوخاند انوں کا تعلق بنتا ہے۔ اب اُحدے وقت کی صورتِ حال کو دیکھیں کہ باپ شہید ہو گئے۔ بیچے بیٹیم ہو گئے تواُس وقت کے رواج کے مطابق کو کی رشتے دار تایا یا چچا بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیتا۔ بعض او قات بیٹیم کے پاس وراثت کا مال اور جائیداد بھی ہوتی تھی۔

ہر دور میں کوئی نہ کوئی خرابی بھی ہوتی ہے۔اُس دور میں بعض او قات باپ کے چھوڑے ہوئے پیسے کو ہڑپ کر لیاجا تا تھا۔

بہترین طریقہ توبہ ہے کہ یتیم پراپنے مال سے خرچ کریں۔ بہترین اجر ملے گا اور صدقۂ جاریہ ہو گا۔ دوسر اطریقہ بیہ ہے کہ آپ یتیم کے مال سے اُس پر خرچ کریں۔

تیسر اطریقہ بیہ ہے کہ اُس کام کے پچھ پیسے لے لیں۔ آپ اُس کی پرورش کرنے کی مناسب اُجرت لے لیں۔

اب تھم یہ ہے کہ یتیم کے مال کو مناسب کام کاروبار میں لگادیا جائے تا کہ مال ضائع نہ ہو جائے یا پھر ز کو قادا کر کے ختم نہ ہو جائے۔

تم نے بیتیم کامال ضائع نہیں کرنا۔ بچے کو پالنے کے بہانے اُس کاسارامال کھانہ لیاجائے۔ اور دوسر ایہ کہ نہ ہی اُس بچے کو بلوغت اور سمجھد اری کی عمر سے پہلے دیاجائے تا کہ وہ ضائع نہ کر دے۔ جب دیکھیں کہ اب وہ ذمہ داری لے سکتاہے پھر مال اُس بچے کے حوالے کیاجائے۔

یعنی دوسرے کے مال کو اپنے مال کی طرح سمجھو۔اُس کی دیکھ بھال کرو۔اور اُن کے مال کو اپنے مال میں تبدیل نہ کرویا اپنے مال میں ملا کر کھانہ لو۔ تم اچھی چیز سے بُری چیز کومت بدلواور ان کامال مت کھاؤ۔۔۔ یعنی اُس کی بکری تواجھی صحت مند تھی تم اپنی کمزور سی بکری اُن کو دے دواور اُن کی اچھی چیز خو در کھ لو۔ ایسانہ کرنا۔

بے شک بیر (ایسی کاروائی کرنا) بڑا گناہ ہے۔ بیتیم کامال کھانا کبیر ہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ کوئی بوچھنے والا نہیں ہوتا۔ بیہ سورت اللہ کاعدل سکھار ہی ہیں۔ کہ معاشر سے کے کمزور طبقوں کو اللہ کے ڈرسے اُن کے حقوق دو۔

محوراً یہ حبشی زبان کالفظ ہے اس کے معنی ہیں بہت بڑا گناہ۔ نیت ٹھیک رکھو۔

وَإِنْ خِفْتُهُ اللَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَهُ لَى فَانْكِ مُوا مَا طَابَ لَكُمُ مِّنَ النِّسَآءِ مَثَنَى وَثُلث وَمُ ابعَ فَانْ كِمُوا مَا طَابَ لَكُمُ مِّنَ النِّسَآءِ مَثَنَى وَثُلث وَمُ اللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللَّا تَعُولُوا اللَّهِ اورا الرَّمَ كواس خِفْتُمُ اللَّ تَعُولُوا اللَّهِ اورا الرَّمَ كواس بِعِفَتُمُ اللَّهُ تَعُولُوا اللَّهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ تَعُولُوا اللَّهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ تَعُولُوا اللَّهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَوْلِ اللَّهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَوْلُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّكُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ وَلَا عَلَى اللْعُلِقُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللْعَلَامُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ

اگرانصاف نه رکھ سکو توبیوی پھرایک ہی رکھو۔

عائشہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ بنتیم بچی کی کفالت کے لئے اپنے گھر میں رکھتے تواُس لڑکی سے نکاح کر لیتے اور اُس کو حقوق نہ دیتے اُس کامال کھالیتے اور براسلوک کرتے۔

حضرت عباس فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ دس دس نکاح کر لیتے اور بیویوں کے حقوق ادانہ کرتے۔ خرچے بڑھ جاتے۔ اخراجات زیادہ ہو جاتے۔ تویتیم اور مسکین کو پچھ نہ دیتے۔ اس لئے اللہ نے حدلگادی کہ چارسے زیادہ نکاح نہ کرو۔

اگلاتهم ہے مرد کے ایک سے زیادہ نکاح کا۔ جس کو Polygamy کہتے ہیں۔ اس آیت کو لے کر مرد خوش ہیں اور عور تیں ناخوش۔ اللہ نے تھم دیا کہ اگر اخراجات برداشت نہ کر سکو اور انصاف نہ کر سکو تو پھر زیادہ نکاح نہ کرو۔

تیسری تفسیریہ ہے کہ دورِ جاہلیت میں مر د جتنی چاہتے شادیاں کرتے لیکن پھر بیوبوں کے حقوق ادانہ کرتے۔کسی کی غریب بچی سے شادی کی پھر جھوڑ دیایا کسی بیتیم اور غریب بچی کے حقوق بورے نہ کیے۔